Regd No. L. 5254

83

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم۔ جمعہ

ایڈیٹر

۲۰ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ

جلد ۵/۳۹ | ۲۷ شہادت ۱۳۳۰ھش ۲۷ اپریل ۱۹۵۱ء | نمبر ۹۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ اپریل۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کل سر درد کا دورہ ہو گیا تھا آج کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں :

ڈھاکہ ۲۶ اپریل۔ آج یہاں خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ پاکستان نے شہری حفاظت کے ایک تربیتی سکول کی افتتاحی تقریب کی صدارت کی۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ آج یہاں وزیر صحت پاکستان کی صدارت میں انسداد سیلاب کے کمیشن کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں کمیشن کے مقرر کردہ فنی اور غیر فنی کمیٹیوں کی رپورٹ پر بحث ہوئی۔

آٹھ ماہ کے اندر پاکستان کی برآمد میں درآمد کی نسبت ۵ کروڑ کا اضافہ

درآمدی پالیسی اور لائسنس جاری کرنے کے طریقوں میں مشورہ دینے کے لئے ایک درآمدی مشاورتی کمیٹی کا قیام

کراچی ۲۶ اپریل۔ آج یہاں بیرونی تجارت کو فروغ دینے والی کونسل کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں ایک درآمدی مشاورتی کمیٹی کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کمیٹی کے دس ممبر ہوں گے۔ اور یہ کمیٹی حکومت کو درآمدی پالیسی اور لائسنس جاری کرنے کے طریقوں اور دیگر امور کے متعلق مفصل مشورے دے گی۔ کمیٹی کو یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ان ۱۳۶ قرار دادوں کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کرے۔ جو اس سلسلے میں مختلف ایوان ہائے تجارت اور تجارتی کمپنیوں نے بھیجی ہیں۔ کونسل کے اس اجلاس کی صدارت پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن نے کی۔ آپ نے کہا ہندوستان کے علاوہ جن ملکوں سے پاکستان نے درآمد و برآمد کا کاروبار کیا ہے۔ ان سے جولائی ۱۹۵۰ء سے لے کر فروری ۱۹۵۱ء تک درآمد کی نسبت برآمد ۵۰ کروڑ کی زیادہ کی گئی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ اپریل ۱۹۵۰ء سے لے کر فروری ۱۹۵۱ء تک ہندوستان کو بھی دس کروڑ روپے کی مالیت کا مال زیادہ برآمد کیا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس عرصے میں ۵۰ کروڑ کا پٹ سن اور ۴۴ کروڑ کی کپاس برآمد کی گئی ہے۔ اور کرنسی کے موجودہ سال میں اون کھالوں اور چائے کی برآمد میں بھی اضافہ رہا ہے۔ آپ نے درآمد و برآمد کے بعض اور اشیاء کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے کہا ۴۳ کروڑ روپے کا کپڑا باہر سے منگوایا گیا ہے۔ اس سے لازماً کپڑے کی قیمت میں کمی ہو جانی چاہیئے تھی۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ بعض قسم کے کپڑے اب بھی مہنگے داموں بک رہے ہیں۔ آپ نے کپڑے کے تاجروں کو متنبہ کیا کہ وہ کان کھول کر سن لیں۔ میں اب ان سے تعاون کی اپیل کرنے کی بجائے بعض دوسری تدابیر اختیار کروں گا۔

آپ نے کہا برآمد سے جو نافع ہوا اسے بہترین مفاد پر خرچ کیا گیا ہے۔ اس میں سے ۸ فیصدی مشینوں پر ۳۰ فیصدی پکے مال پر ۵۴ فیصدی ضروریات زندگی پر اور ۶ فیصدی عیش و عشرت کے سامان پر خرچ کیا گیا ہے۔ آپ نے تقریر کے آخر میں کہا کہ حکومت سختی سے اس پالیسی کی حامی ہے کہ ملکی معیشت میں تنوع پیدا کیا جائے۔ اور ایسا کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ اقتصادی طوفانوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔

آپ نے بتایا کہ ہر بیرونی ملک سے تجارتی معاہدہ کرنے سے ۳ ماہ پہلے کاروباری اور تجارتی حلقوں سے مشورہ کر لیتی ہے۔ اس لئے ضروری نہیں کہ ہر تجویز پر انتظامی معاملات میں بھی کونسل سے صلاح و مشورہ کیا کرے۔

- جنگ کوریا -

ٹوکیو ۲۶ اپریل۔ کمیونسٹ فوجیں آج سیول سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر رہ گئیں۔ اور چینی فوجوں کی یورش کو روکنے کے لئے اتحادی فوجوں نے شمال مشرق میں جوابی حملہ کر دیا ہے۔ تاکہ اس وقت تک کمیونسٹوں کی مزاحمت روکی جا سکے۔ جب تک امریکی آٹھویں فوج پیچھے ہٹ کر اپنے دفاعی مورچوں کو نہ سنبھال لے۔ کمیونسٹوں نے آج مغربی ساحل پر ایک اور شہر پر قبضہ بھی کر لیا۔

آج جنوبی کوریا کی حکومت کے وزیر دفاع اور وزیر انصاف بھی مستعفی ہو گئے۔ یاد رہے کہ کل وزیر داخلہ نے بھی استعفےٰ داخل کیا تھا۔

کمیونسٹ چین کے مواصلات منقطع کرنے پر غور

لیک سیکسس ۲۶ اپریل۔ اقوام متحدہ میں امریکی مندوب نے ایک بیان میں کہا کہ اگر چینی کمیونسٹ فوجوں نے ہوائی حملوں کو ترک نہ کیا تو اتحادی ہوائی جہاز بھی کوریا کی سرحد پار کر کے دشمن کے ہوائی اڈوں پر حملے کریں گے۔ اس معاملہ میں چودہ قوموں سے مشورہ کیا گیا ہے۔ جن کی فوجیں وہاں لڑ رہی ہیں۔ گو ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

مسٹر واران آسٹن نے ایک بیان میں اس بات کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ کمیونسٹ چین کے جارحانہ اقدامات کو ختم کرنے کے لئے کمیونسٹ چین کے مواصلات منقطع کرنے کے معاملہ پر بھی غور کیا جانے والا ہے۔

مزید مہاجرین سرحد بھیجے جائینگے

پشاور ۲۶ اپریل۔ آج یہاں خان لیاقت کی صدارت میں سرحد میں بسے ہوئے مہاجرین کو مزید سہولتیں بہم پہنچانے اور دیگر بحالیاتی امور پر غور کرنے کے لئے اعلیٰ پیمانے پر ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں فیصلہ ہوا کہ آئندہ تین ماہ کے اندر مزید مہاجرین سرحد میں بھیجے جائیں۔ کانفرنس میں وزیر مہاجرین پاکستان ڈاکٹر قریشی۔ گورنر سرحد مسٹر چندریگر وزیر اعلےٰ سرحد کے علاوہ بحالیاتی کمشنر نے شرکت کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات صرف قصوں کے رنگ میں نہیں ہیں بلکہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے خود ان نشانوں کو پا لیتے ہیں۔ لہذا معاینہ اور مشاہدہ کی برکت سے ہم حق الیقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ سو اس کامل اور مقدس نبی کی کس قدر شان بزرگ ہے۔ جس کی نبوت ہمیشہ طالبوں کو تازہ ثبوت دکھلاتی رہتی ہے"

(کتاب البریہ ص ۱۲۹)

- نزدیک و دور سے -

لاہور ۲۶ اپریل۔ ۲۲ اپریل کو ختم ہونے والے نصف ہفتہ کے دوران میں صوبہ کے مختلف مقامات سے ٹڈیوں کو ہلاک کرنے کی سرگرمیوں سے متعلق اطلاعات کے مطابق ضلع شیخوپورہ میں ٹبی سارنگ میں دس من کے قریب ٹڈیوں کے بچے کھائیوں میں دفن کئے گئے اور ایک ٹریکٹر بھی مصروف عمل رہا۔ ضلع شاہپور میں ٹڈیوں کو کھائیوں میں دفن کیا گیا۔ اور زہریلی ادویہ بھی استعمال کی گئیں۔ ضلع ملتان میں ۸۳۰ کرم رقبہ میں پھیلی ہوئی ۱۳۶ خندقیں کھودی گئیں۔

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ انجمن مدیران جرائد امریکہ نے ارجنٹائن کے اخبار "لاپرنسا" کی ضبطی کی سخت مذمت کرتے ہوئے حکومت ارجنٹائن کے اس اقدام کو "عہد تاریک کے گھناؤنے معیار کی طرف رجعت" سے تعبیر کیا ہے۔ امریکہ کے ایک ممتاز جریدہ نگار نے پیشکش کی ہے۔ کہ اگر تقسیم و اشاعت کے انتظامات ممکن ہوں۔ تو وہ اپنے اخبار "نیا ہیرلڈ" کے چھاپہ خانہ میں "لاپرنسا" کی ۴ لاکھ کاپیاں طبع کرنے کو تیار ہیں۔

دمشق ۲۶ اپریل۔ لبنان نے عرب لیگ کے رکن ممالک کیلئے اسی طرز کی ایک کسٹم یونین کے قیام کی تجویز کی ہے۔ جیسی کہ بلجیئم ہالینڈ اور عام طور پر مغربی ممالک کے درمیان قائم ہے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ توقع ہے کہ اس سال لنڈن میں چاء کے نیلام کے موقعہ پر جو گیارہ سال تک حکومت کی تھوک خریداری کے بعد اب دوبارہ جاری کیا گیا ہے۔ ۲۵ کروڑ اور ۳۵ کروڑ کے درمیان چاء کا سودا ہوگا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

ایک ہزار لائبریریوں میں اسلامی لٹریچر بھجوانے کی تحریک

جماعت احمدیہ لاہور نے ۶۲ اور جماعت احمدیہ گھٹیالیاں نے ۱۴ جلدیں خریدیں

الفضل مؤرخہ ۱۲ اپریل میں قارئین کرام یہ اعلان ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ جماعت احمدیہ لاہور نے مندرجہ بالا تحریک میں حصہ لینے کی خاطر ۵۱ جلدیں دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی کی خریدی ہیں۔ اس اعلان کے بعد ایک جلد خواجہ ظہور شاہ صاحب نے اور دس جلدیں طلباء تعلیم الاسلام کالج نے خریدی ہیں۔ گویا اس وقت تک جماعت احمدیہ لاہور نے ۶۲ جلدیں خریدی ہیں۔ اس تحریک میں حصہ لینے والے دوستوں کے اسماء کی فہرست وعدے مکمل ہونے پر شائع کی جائے گی۔

آج امیر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں چودہ جلدیں خریدنے کا وعدہ ہے اور انہوں نے دوستوں کے ناموں کی فہرست بھی درج کی ہے جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لینے کا وعدہ کیا ہے جو انشاءاللہ عنقریب شائع ہو جائے گی۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ ان لوگوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور دوسروں کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر تالیف و تصنیف ربوہ

جلسہ تقسیم اسناد اور الوداعی دعوت

جامعہ احمدیہ احمد نگر میں ۳ مئی بروز جمعرات ۵½ بجے شام ایک مبارک تقریب منعقد ہو گی۔ انشاءاللہ۔ اس موقعہ پر ان فارغ التحصیل طلبہ کو اسناد دی جائیں گی جنہوں نے امسال جامعہ احمدیہ سے درجہ رابعہ کا مجلس تعلیم کا امتحان پاس کر لیا ہے یا جنہوں نے امسال مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا ہے۔ نیز ان طلباء کو بھی جنہوں نے گذشتہ سالوں میں اور اس سال مجلس تعلیم سے جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ کا امتحان پاس کیا ہے سندیں تقسیم ہوں گی۔

علاوہ ازیں اس موقعہ پر بعض بیرونی ملکوں کے مبلغین سلسلہ عالیہ اور پنجاب یونیورسٹی کے آئندہ ۸ر مئی ۱۹۵۱ء کو ہونے والے امتحان مولوی فاضل میں شریک ہونے والے عزیز طلبہ جامعہ احمدیہ کو الوداعی ٹی پارٹی بھی دی جائے گی۔ امید ہے کہ متعلقہ اصحاب اس تقریب میں شرکت فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ربوہ

بقایا داران چندہ جلسہ سالانہ توجہ فرمائیں!

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی رفتار امسال اس قدر کم رہی ہے کہ اس وقت تک صرف ۴۵ فیصدی وصولی ہوئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے اخراجات آپ کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے قرض لے کر اخراجات کو پورا کیا تھا۔ اب مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے جن احباب کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بقایا ہے۔ وہ اس کی ادائیگی جلد فرمائیں۔ نہایت ضروری امر ہے۔ ناظر بیت المال ربوہ

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

بروز اتوار بتاریخ ۲۹ر اپریل بوقت ۵ بجے شام مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں ایک جلسہ زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ لاہور منعقد ہو گا۔ تمام احمدی بہنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وقت مقررہ پر پہنچ کر مقررین کے قیمتی خیالات سے مستفید ہوں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

رباعی

(حسن رہتاسی مرحوم)

اہل تثلیث کہ تھے جھوٹی اداؤں والے
شرک و بدعت کے گھٹا ٹوپ گھٹاؤں والے
وقت جب آیا تو پھر ایک خدا والے نے
کس طرح زیر کئے تین خداؤں والے

(نوٹ) حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں کہی گئی ہے۔

(مرسلہ سید احمد حسین مولوی فاضل)

تحریک جدید کی اہمیت

مَیں دیکھتا ہوں کہ احمدی ہو جانے کے بعد لوگ یہ سوچتے نہیں رہتے کہ تبلیغ کا کیا مقام ہے

بہت سے لوگ تو تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھتے ہی نہیں۔ وہ اس لئے چندہ دے دیتے ہیں کہ بڑی طرف سے چندہ کی تحریک ہوتی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ دروازہ پر سوالی آیا ہے اس کی آواز رائیگاں نہ جائے۔ حالانکہ یہاں ان کی زندگی کا سوال ہے۔ ان کے بیوی بچوں کی زندگی کا سوال ہے۔ ان کے ایمان کا سوال ہے ان کے ایمان کے بچاؤ کا سوال ہے۔ یہاں یہ سوال نہیں کہ ہم نفلی نیکی کر کے چندہ دیتے ہیں بلکہ اس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے۔ اگر تم غیر ممالک میں اپنے مراکز نہیں بناؤ گے تو جس طرح جوہے کو بل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ تم بعض ممالک میں اس سے بھی بری طرح بند کر دیئے جاؤ گے۔ اس طرح ایسے نیک طبیعت لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں مر جائیں گے جن تک تم نے احمدیت کا پیغام نہیں پہنچایا ہو گا اور اس طرح تم خدا تعالیٰ کے سامنے مجرم بن جاؤ گے۔

تحریک جدید کے مجاہدین اسلام کے ذمہ یہ فرض لگایا گیا ہے کہ وہ بیرونی ممالک کی تبلیغ کو احسن طریق سے سرانجام دیں اور یہ اس طرح ہے کہ جو وعدے تحریک جدید میں کئے جائیں وہ نہ صرف سو فیصدی وقت کے اندر پورے ہوں بلکہ ادا کرنے والے احباب وعدہ سے زیادہ کر کے بھی ادا کریں۔ جیسا کہ اکثر دفتر اول کے مجاہد بارھویں سال تک وعدے سے زیادہ کر کے دیتے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان سالوں میں سو فیصدی سے زیادہ وصولی ہوتی رہی ہے لیکن تیرھویں سال سے سولھویں سال تک نہ صرف سو فیصد وصولی نہیں ہوئی بلکہ اتنی کمی رہی ہے کہ کام کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ تحریک جدید نے بہر حال وعدوں کی ادائیگی پر ہی اخراجات کرنا ہے اور بعض اخراجات جو جاری کئے جا چکے ہوتے ہیں ان کی بر وقت ادائیگی قرض وغیرہ سے کرنا لازمی ہو جاتی ہے۔ پس تحریک جدید کے وعدوں کا بروقت وصول ہونا ضروری ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ وعدوں پر اضافہ کر کے دیا جائے۔ تاکہ بیرونی ممالک میں تبلیغ کو کوئی ضعف نہ پہنچے۔

تحریک جدید کے بقایادار خواہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے وہ ۳۰ر اپریل ۱۹۵۱ء تک اپنا حساب صاف کریں۔ اور وہ جن کا نیا سال ہی ہے یعنی دفتر اول کا سترھواں سال یا دفتر دوم کا ساتواں وہ اپنی رقوم ۳۱ مئی ۱۹۵۱ء تک ادا کر کے سابقون الاولون میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

خِطبة علی الخِطبة

نظارت ہذا میں شکایت موصول ہوئی ہے کہ بعض لوگ منگنی پر منگنی کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح شریعت اسلامیہ کے احکام کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ نظارت ہذا اس مختصر نوٹ کے ذریعہ احباب کو بتانا چاہتی ہے کہ ایسا کرنا اسلامی شریعت کی رو سے ممنوع ہے صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ولا یخطب علی خطبة اخیه حتی یذر۔ کہ کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ منگنی پر منگنی کرے۔ یہاں تک کہ پہلے منگنی کرنے والا چھوڑ دے۔ اور بخاری شریف میں ہے ولا یخطب الرجل علی خطبة اخیه حتی ینکح او یترک کہ کوئی شخص منگنی پر منگنی نہ کرے۔ یہاں تک کہ پہلے منگنی کرنے والا نکاح کرے یا منگنی چھوڑ دے۔ جب پہلے سے معاملہ ختم ہو جائے تو پھر دوسرا شخص دخل دے سکتا ہے۔ پس تمام احباب کو چاہیئے کہ وہ شریعت کے احکام کا خیال رکھیں اور معمولی معمولی فوائد کی خاطر احکام اسلام کو نظر انداز نہ کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

بقیہ لیڈ از صفحہ ۳

سے تعلق رکھتے ہیں تو تعین کچھ بھی مشکل نہیں بسا اوقات پیشگوئی کے سلسلہ کے بعض حصے ہی حقیقت کی طرف راہنمائی کر دیتے ہیں سعید روحیں فوراً اس حقیقت کو پا لیتی ہیں۔ لیکن ازلی معترضین کا تو کوئی علاج ہی نہیں وہ دیکھتے ہیں مگر نہیں دیکھتے۔ وہ سنتے ہیں مگر نہیں سنتے۔ اگر نبی اللہ ان کے سامنے چاند کے دو ٹکڑے بھی کر دے۔ تو نہ ماننے والے نہیں مانتے ؂

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲۷ راپریل ۵۱ء

انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں

ہر صاحب علم مسلمان جانتا ہے۔ کہ پیشگوئیاں بھی انبیا علیہم السلام کی صداقت کا معیار ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں انبیا علیہم السلام کو بشیر و نذیر بھی کہا گیا ہے۔ خود نبی کا لفظ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ جس کے مسلمہ معنی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اطلاع دینے کے ہیں۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام جو پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ ان کی بنیاد اس علم پر ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ ان کو دیتا ہے۔ خود ان کو علم غیب نہ حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ اس کا انہیں دعویٰ ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیءٍ من علمہٖ الا بما شآء۔

یعنی حقیقی علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ذاتی صفت ہے۔ دوسروں کو جو علم غیب حاصل ہوتا ہے۔ وہ اسی سے ملتا ہے۔ اور جس قدر وہ چاہتا ہے۔ اسی قدر دیتا ہے۔ اس سے کم یا زیادہ وہ نہیں کر سکتے۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ انبیاء علیہم السلام جو پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ وہ علم غیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور وہ اسی قدر علم غیب سے تعلق رکھتی ہیں جس قدر اللہ تعالیٰ کی منشاء ہوتی ہے۔ دوسری بات جو اس سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو پیشگوئیاں نجومی وغیرہ لوگ یا سیاسی لوگ کرتے ہیں۔ وہ علم غیب سے تعلق نہیں رکھتیں۔ کیونکہ قرآن کریم کے الفاظ مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حقیقی علم غیب سوا اللہ تعالےٰ کے کسی اور کو نہیں ہے۔ اور جن لوگوں کو کچھ علم غیب دیا جاتا ہے۔ وہ اسی کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

اس سے نجومی وغیرہ لوگوں کی پیشگوئیوں اور انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں میں صاف فرق ہو جاتا ہے۔ نجومی وغیرہ لوگوں کی پیشگوئیاں عموماً بعض ظاہرا حالات کے اندازہ سے یا محض اٹکل کی بناء پر ہوتی ہیں۔ ان کو حقیقی علم غیب سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کو اس معنی میں پیشگوئیاں کہنا ہی غلط ہے۔ جس معنی میں انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں کو پیشگوئیاں کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے سورج چاند اور ستاروں کی گردشوں کا اثر زمینی حالات پر پڑتا ہو۔ ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ انسانی علم نے ابھی اتنی ترقی نہیں کی۔ کہ ہم اس امر پر وثوق کے ساتھ حکم لگا سکیں اب اگر کوئی نجومی ان گردشوں کے حساب سے کوئی پیشگوئی کرتا ہے۔ اور فرض کرو۔ وہ سچی ہو جاتی ہے۔ تو ہم اس کو علم غیب نہیں کہہ سکتے۔ اگر ان گردشوں میں اللہ تعالےٰ کے قانون تکوینی کے مطابق واقعی کوئی اثر زمینی حالات پر پڑتا ہے۔ تو یہ ایک مقررشدہ تکوینی قانون کی بات ہے۔ اس کو اس علم غیب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ صرف اپنی صفت بیان کرتا ہے۔

مثلاً ایک نجومی ایک دریافت شدہ قانونِ تکوینی کے مطابق حساب لگا کر یہ بتا دیتا ہے۔ کہ کل سورج اتنے بجے طلوع کرے گا۔ اور اتنے بجے غروب ہوگا۔ تو یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو علم غیب میں نہیں آ سکتی۔ کیونکہ ہر شخص جو اس علم کی مہارت پیدا کرتا ہے۔ ایسی پیشگوئی کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی سیاست دان مختلف ممالک کے اندرونی حالات جان کر اور قسم قسم کے رجحانات جو ان ملکوں کے رہنے والوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان سے اندازہ لگا کر کسی آنے والی جنگ یا اور کسی واقعہ کی خبر پیش از وقت دے دیتا ہے۔ تو ایسی خبر کو ہم ایسی پیشگوئی نہیں کہیں گے۔ جو حقیقی علم غیب سے تعلق رکھتی ہے۔ جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے۔ اور جو بقدر ضرورت اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کو دیتا ہے۔

ایک نجومی یا ایک سیاست دان اپنی پیشگوئیوں کی وجوہات کو جانتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی وہ وجوہات سمجھا سکتا ہے۔ ایک نجومی کہتا ہے۔ کہ فلاں فلاں ستارہ فلاں فلاں جگہ ہو۔ تو اس کا یہ یہ اثر زمینی حالات پر پڑتا ہے۔ اس لئے چونکہ اب ایسی صورت ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ یہ اثر فلاں وقت پر ظاہر ہوگا۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ ستاروں کا یہ علم واقعی کوئی حقیقت رکھتا ہے۔ ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ نجومی کی پیشگوئیوں کا انحصار ان ظاہرا حالات پر ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک سیاست دان ظاہرا واقعات سے نتائج نکالتا ہے۔ اگر نجومی اور سیاست دان کی پیشگوئیاں غلط نکلیں۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا حساب یا اس کا اندازہ غلط تھا۔ اس کے سوا اس کا اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اسکی پیشگوئی غلط نکلی ہے اور بس۔

اس کے برخلاف ایک نبی کی پیشگوئی چونکہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم پر منحصر ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے کچھ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں۔ ان اغراض و مقاصد کو سمجھنا مشکل نہیں۔ خود نبی کے وجود کے جو اغراض و مقاصد ہیں۔ ان سے اسکی پیشگوئیوں کے اغراض و مقاصد پر روشنی پڑتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام ہدایت کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انبیاءؑ کی پیشگوئیوں کے اغراض و مقاصد ہدایت سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اور یہ چند در چند ہیں۔

پہلی بات یہ ہے۔ کہ نبی کی پیشگوئیاں نبی کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا ثابت کرتی ہیں۔ ایک نبی نہ تو ستاروں کے حساب جانتا ہے۔ اور نہ سیاست کا ماہر ہوتا ہے۔ اس لئے جب وہ پیشگوئی کرتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ اس نے کسی ظاہری حالات کی بناء پر پیشگوئی نہیں کی۔ جیسا کہ نجومی یا سیاست دان کرتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر کی ہے۔ ہدایت کے ساتھ اس کا تعلق صاف ظاہر ہے۔ جب تک ایک نبی کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہونا ثابت نہ ہو۔ اس کا پیغام الہٰی پیغام نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس لئے ایک نبی کی پیشگوئی اسکی صداقت کا ثبوت ہوتی ہے۔

دوسری بات جو قابل غور ہے یہ ہے کہ نبی کی پیشگوئیوں کی اصل غرض ہدایت ہوتی ہے خاصکر انذاری پیشگوئیاں اسی زمرے میں آتی ہیں۔ انذاری پیشگوئیوں سے وہ پیشگوئیاں مراد ہیں۔ جن میں کسی شخص پر یا قوم پر یا تمام دنیا پر عذاب کی خبر دی گئی ہو۔ اس لئے ہم یہ قاعدہ مستنبط کر سکتے ہیں۔ کہ خاصکر انذاری پیشگوئیاں ہمیشہ مشروط بہ توبہ ہوتی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ہمیں صاف صاف لفظوں میں بتایا ہے۔ کہ وہ کسی فرد یا کسی قوم پر بلاوجہ عذاب نازل نہیں کرتا۔ انذاری پیشگوئیوں کے معنی ہیں ڈرانے والی پیشگوئیاں۔ اگر ڈرانے سے وہ شخص یا قوم ڈر جائے۔ جس کے متعلق وہ پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ تو بفحوائے

اذا فات الشرط فات المشروط

ایسا عذاب ٹل جاتا ہے۔ جس کی خبر دی گئی ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں ایسی پیشگوئیوں کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ ان میں سے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ کہ جب آپکی قوم نے آپکی غیر حاضری میں توبہ کر لی۔ اور وہ عذاب جس کی خبر اللہ تعالےٰ سے پا کر انہوں نے دی ہوئی تھی۔ کہ چالیس دن تک ان کو آ لے گا۔ ٹل گیا۔ تو چونکہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے صرف بقدر ضرورت علم غیب دیا تھا۔ آپ نے جب واپس آ کر دیکھا۔ کہ کوئی عذاب نازل نہیں ہوا۔ تو آپ متحیر رہ گئے۔

یہاں سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو پورا علم کیوں نہ دیا۔ اس کے بہت سے جواب ہو سکتے ہیں۔ مگر ایک جواب یہ ہے۔ کہ اگر آپ کو یہ علم بھی دیا جاتا۔ کہ عذاب آخر میں ان سے ٹل جائیگا۔ اور بتقاضائے بشریت آپ ظاہر کر دیتے۔ تو ممکن ہے۔ اس پیشگوئی کا مطلب کہ وہ قوم ڈر کر راہِ راست پر آ جائیگی فوت ہو جاتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ "شرط" کا علم اپنے انبیاءؑ کو بھی نہیں دیتا۔ الا بما شاء کے یہی معنی ہیں۔

یہ تو انذاری پیشگوئیوں کے متعلق ہے۔ تبشیری پیشگوئیوں کو لیجئے۔ تبشیری پیشگوئیاں وہ ہوتی ہیں۔ جن میں مومنوں کی نصرت اور کامیابی کی اطلاع ہوتی ہے۔ ایسی پیشگوئیوں میں بھی اللہ تعالےٰ بعض اپنے مصالح کے پیش نظر وقت وغیرہ کا اخفاء رکھتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کی بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ ان میں سے خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خواب میں عمرہ کی ادائیگی کی اطلاع خاص اہمیت رکھتی ہے۔ چونکہ وقت کا اخفاء رکھا گیا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خیال کیا۔ کہ اسی سال کے لئے بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ آپ پوری تیاری کر کے عمرہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ مگر اس سال عمرہ نہ ہو سکا۔ اللہ تعالےٰ نے یہ اخفاء بھی ایک عظیم مصلحت کے پیش نظر رکھا تھا۔ کیونکہ اس سفر کے نتیجہ میں "صلح حدیبیہ" کا واقعہ پیش آیا۔ اس صلح کو بعض بڑے بڑے صحابہؓ تک نے تو شکست خیال کیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس کو "فتح مبین" فرمایا۔ اور آئندہ کے واقعات نے بتا دیا۔ کہ صلح حدیبیہ کے روز سے اسلام کی عظیم الشان فتوحات کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ اسلام کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔

الغرض انذاری ہوں یا تبشیری جو پیشگوئیاں اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر انبیاء علیہم السلام کرتے ہیں۔ اگرچہ ان میں اکثر اپنی اپنی نوعیت کے لحاظ سے اخفاء رکھا جاتا ہے۔ وہ تمام کی تمام اس حد تک جس حد تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا جاتا ہے پوری ہوتی ہیں۔ انذاری پیشگوئی میں توبہ کی وجہ سے عذاب کے ٹلنے اور تبشیری پیشگوئی میں کسی مصلحت کی بناء پر بظاہر وقت کے آگے پیچھے ہونے سے یہ حکم لگانا کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ غلط ہوگا۔ کیونکہ ان کا معیار صداقت وہ نہیں ہے جو نجومیوں اور سیاست دانوں کی پیشگوئیوں کا ہوتا ہے۔ نجومیوں اور سیاست دانوں کی پیشگوئیاں ان کے علم کائنات پر منحصر ہوتی ہیں۔ مگر انبیا علیہم السلام کی پیشگوئیاں اتنے علم غیب پر منحصر ہوتی ہیں۔ جتنا کہ اللہ تعالےٰ ان کو دیتا ہے۔ اس لئے ان کی صداقت پر حکم لگانے کے لئے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم اس کا تعین کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کس حد تک ان کو علم دیا ہے۔ اگر کوئی ان اصولوں پر غور و خوض کرے۔ جو انبیا علیہم السلام کی پیشگوئیوں

(باقی صفحہ ۲ پر)

تجارت کے متعلق صحابہ کرامؓ کا قابل تقلید اسوہ

(از ملک محمد اکبر علی خانصاحب واقف زندگی لاہور)

اس وقت انسانی معاشرہ نہایت ہی نازک دَور سے گذر رہا ہے۔ جو قوم اپنے لباس، خوراک اور دیگر ضروریات زندگی کے واسطے کسی دوسری قوم کی محتاج ہے درحقیقت وہ اس کی غلام ہوتی ہے اور اگر نام نہاد آزادی اسے حاصل بھی ہو تو بھی جب تک وہ اپنی ضروریات کی خود کفیل نہ بن جاوے۔ اس وقت تک اس کی آزادی اس قوم کے رحم و کرم پر ہوتی جو اس کی ضروریات کی کفیل ہے۔ آج دنیا میں جس قوم کے پاس وسیع ذرائع آمدنی موجود نہیں ہیں۔ وہ ہرگز ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ ذرا غور تو کریں۔ کہ اس زمانہ میں ایک عام آدمی کی بھی ضروریات زندگی کس قدر ترقی کر گئی ہیں۔ وہ سادگی اور کم خرچی کا دَور گیا۔ جبکہ مکتب کی ابتدائی تعلیم سے کام چل نکلتا تھا۔ اور تھوڑی سی محنت و مشقت کر کے آدمی اپنا و اپنے اہل و عیال و دیگر افرادِ خاندان کا کفیل بن سکتا تھا۔ اب صنعت اور تجارت کا دور ہے۔ ابتدائی تعلیم یہاں کام نہیں آتی۔ اعلےٰ اور سائنٹفک تعلیم کی روشنی میں ہی انسان کچھ کام کر سکتا ہے۔ آج کے زمانہ میں انسان سائنٹفک تعلیم کے بغیر کسی میدان میں بھی قدم نہیں مار سکتا۔ ہر کام کا اسلوب ہی بدلا ہوا ہے۔ سیاست آج محض شمشیر زنی نہیں رہی۔ بلکہ اس کے واسطے بھی منظم طریقوں پر پبلسٹی و اخبارات اور دیگر اداروں کی ضرورت ہے۔ یہی حال تبلیغ کا ہے۔ اور تجارت میں تو خاص کر تنظیم کو جس قدر دخل ہو گیا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں رہا۔ آج اگر ہم انفرادی طور پر اپنی سمجھ بوجھ سے کام لیتے ہوئے میدان تجارت میں نکلیں۔ تو اس کے نتائج اس قدر شاندار نہیں نکل سکتے جس قدر کہ ایک نظام کے ماتحت کام کرنے سے نکل سکتے ہیں۔

تجارت کی اہمیت سے کسی کو انکار ہو سکتا ہے۔ یہ تجارت ہی کی برکت تھی کہ کسی وقت تمام عالم میں مسلمانوں کا طوطی بول رہا تھا۔ یہ تجارت ہی تھی جس کے باعث انگریز دوسو سال تک ہندوستان پر کامیابی سے حکومت کرتے رہے۔ یہ تجارت ہی ہے۔ جس کے باعث مغربی طاقتیں تمام دنیا میں چھائی ہوئی ہیں۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں تجارت ہوتی ہے وہ علم میں بھی دوسروں سے آگے ہوتے ہیں۔ سیاسی بیداری بھی انہیں میں زیادہ ہوتی ہے ملک و قوم کے کم و بیش تمام ادارے بھی انہیں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ اخبارات و دیگر پبلسٹی اداروں کی بدولت ملکی سیاست پر بھی وہی چھائے ہوئے ہوتے ہیں. گویا ملک میں ان کا ہی اقتدار قائم ہوتا ہے۔ برعکس اس کے معاشی بدحالی میں گرفتار ہر میدان میں شکست کھا رہے ہوتے ہیں اور ان کے ابھرنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی یہی حالت آج تمام ممالک اسلامیہ کی ہے۔ معاشی بدحالی میں مبتلا ہونے اور تجارت سے کنارہ کرنے کی وجہ سے زندگی کے ہر شعبہ میں مغربی اقوام ان کی گردن پر سوار ہیں۔ ان کی بہترین معدنیات پر غیروں کا قبضہ ہے۔ اور باوجود اچھا دل و دماغ رکھنے کے ہر لحظہ نیچے ہی نیچے جا رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ اس پر بھی ان کی آنکھیں نہیں کھلتی اور انفرادی و اجتماعی زندگی میں تجارت کو جو اہمیت حاصل ہے۔ اسے محسوس نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ جب تک ہماری اقتصادی حالت اچھی نہیں ہو گی۔ نہ ہی اخلاقی حالت سدھرے گی نہ ہی سیاست ٹھیک ہو گی اور نہ ہی قومی ادارے چل سکیں گے۔

آج سے سترہ سال قبل حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا منشائے الٰہی کے ماتحت اعلان کیا۔ جس کے ماتحت آج کئی ایک مستقل صیغے حضور پُر نور کی نگرانی میں کام کر رہے ہیں یاد رہے کہ سب سے پہلی تحریک صرف ۲۷ ہزار روپیہ کی گئی تھی۔ اور اس سال مجلس مشاورت پر دنیا کے بیشتر ممالک کی جماعتوں کے نمائندگان نے حضور پُر نور کی موجودگی میں بارہ لاکھ چھبیس ہزار نوسو بائیس ہزار کا بجٹ پاس کیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دوربین نگاہ نے آج سے کئی سال قبل موجودہ معاشی بحران و اقتصادی بدحالی کو بھانپ لیا تھا۔ اور تحریک جدید میں ایک صیغہ "وکالت تجارت" قائم فرما کر نوجوانوں کی تجارتی اصلاح کی طرف کوشش شروع فرمائی تھی اس وقت ایشیائی ممالک میں جس قسم کے سیاسی تجارتی اور فکری طوفان اٹھ کھڑے ہوئے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے اس امر کا بخوشی اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس طوفان میں سلامتی کا صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تجارتی میدان میں ایک مضبوط مرکز کے ماتحت اپنی صف بندی کی جاوے۔ تاکہ تمام داخلی و خارجی تخریبی قوتوں کو جو اندرون پردہ کام کر رہی ہیں۔ ایک آخری اور فیصلہ کن شکست دی جاوے۔ اور اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم حضور پُرنور کے ارشادات کی روشنی میں ایک مرکزی نظام کے ماتحت زندگی کے ہر شعبہ میں ایک ایسی تنظیم پیدا کر لیں۔ جو کہ ان تخریبی قوتوں کا قطعی سدباب کر سکے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بروقت احباب کرام کو تجارت کی طرف توجہ دلا کر جماعت پر ایک احسان عظیم فرمایا ہے۔ اب اس کی قدر کرنا اور اس صیغہ سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانا احباب کرام کا اپنا کام ہے۔ تجارت کی اہمیت سے آنکھیں بند کر لینا انفرادی طور پر انسان کو خود اور اجتماعی طور پر قوم کے تنزل کا باعث ہوتی ہے۔ اور اسے تخت ثریا سے گرا کر تحت الثریٰ میں پھینک دیتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تحریک جدید کے اندر صیغہ "وکالت تجارت" قائم کرنا اس امر کی بین دلیل ہے۔ کہ سب کام الٰہی منشاء کے ماتحت سرانجام ہو رہے ہیں۔ اور ایک وقت آنیوالا ہے جبکہ اس صیغہ کی بدولت جہاں ایک طرف سلسلہ عالیہ کو کماحقہ فائدہ پہنچے گا۔ وہاں افرادِ سلسلہ کے واسطے بھی یہ بہت منافع بخش ہو گا۔

اب میں مختصر طور پر احباب کرام کے سامنے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کی تجارتی زندگی کے چند نمونے پیش کرتا ہوں تاکہ احباب جماعت کو عموماً اور نوجوانانِ جماعت کو خصوصاً علم ہو سکے کہ مستقل مزاجی اور ایمانداری سے خواہ کوئی قلیل سے قلیل تجارت بھی کی جاوے تو اس کے نتائج کس قدر شاندار نکل سکتے ہیں۔

سب سے اول تو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت ایک خدائی جماعت ہے۔ اس کا مقصد دنیا میں خدا تعالےٰ کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے۔ ہمارا ہر فعل اسی منشائے الٰہی کے ماتحت ہو جانا چاہیئے۔ اسی سے ہی انشاءاللہ ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی۔ یہی برکت صحابہ کرام کی دولتمندی کا راز تھی۔ وہ کماتے تھے اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے خوشی محسوس کرتے تھے۔ اسی اصل کو اگر ہم مدنظر رکھ کر کام کرینگے۔ تو یقیناً کامیاب و کامران ہوں گے

حضرت ابوبکر صدیقؓ خلافت سنبھالنے سے پہلے کپڑے کی وسیع پیمانے پر تجارت فرمایا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ کچھ روز عہد خلافت میں بھی جاری رہا۔ لیکن جب صحابہ کرام نے بیت المال سے وظیفہ لینے پر اصرار کیا۔ تب جا کر یہ سلسلہ چھوٹا

حضرت عمر فاروقؓ بھی تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ کا تجارتی کاروبار اس قدر پھیلا ہوا تھا کہ دیگر ممالک کی منڈیوں میں بھی آپ کے مال کی نکاسی ہوتی تھی۔

حضرت عثمان غنیؓ کے متعلق بے شمار روائتیں تاریخ میں ملتی ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کس شان کے تاجر تھے۔ اور غزوات اسلامیہ میں آپ نے کس قدر دل کھول کر مالی جہاد میں حصہ لیا۔

تاریخ کی ایک کتاب میں درج ہے کہ حضرت زبیرؓ کا اصل ذریعہ معاش تجارت ہی تھا۔ حق تعالےٰ نے آپ کے مال میں اس قدر برکت عنایت فرمائی تھی۔ کہ جب بھی آپ کسی کام میں ہاتھ ڈالتے۔ تو یقیناً کامیابی ہوتی۔

حضرت طلحہؓ بھی تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے ایک تجارتی سفر میں ہی تھے کہ آفتاب اسلام کے طلوع ہونے کی خبر سنی اور جب آپ مشرف باسلام ہوئے اور مدینہ کو اپنا مسکن بنایا۔ تو علاوہ تجارت کے زراعت کو بھی اپنا ذریعہ معاش بنایا اسلام قبول فرمانے کے بعد آپ کی تجارت اس قدر چمکی کہ روزانہ ساڑھے تین ہزار دینار کی آمدنی ہوتی تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جب مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ربیع انصاری سے ان کی مواخات قائم کر دی انہوں نے اپنا نصف مال ان کو دینا چاہا۔ لیکن انہوں نے انکار فرمایا۔ اور بازار میں جا کر بالکل قلیل سرمایہ سے تجارت شروع کر دی۔ ایسی تجارت کو آجکل کے محاورہ میں "پھیری کرنا" کہتے ہیں۔ اپنی محنت و استقلال و دیانتداری سے چند ہی سالوں میں آپ کے کاروبار میں ایسی برکت پڑی کہ آپ خاصے مالدار بن گئے۔ آپ کی دولت کا یہ عالم تھا کہ جب آپ کا وصال ہوا۔ ایک ہزار اونٹ تین ہزار بکریاں سو گھوڑے اور لاکھوں اشرفیاں چھوڑیں۔ آپ نے وصیت کی کہ میری دولت سے پانچہزار اشرفیاں راہ خدا میں خرچ کی جاویں۔ آپ کی چار بیویاں تھیں۔ ہر ایک کو ترکہ میں صرف بتیسواں حصہ ملا۔ اس پر بھی ہر ایک کے حصہ میں ایک ایک لاکھ روپیہ آیا۔ آپ نے اپنی زندگی میں چالیس ہزار نقد پانچ سو گھوڑے۔ اور ڈیڑھ ہزار اونٹ مختلف مواقع پر حفاظت اسلام میں خرچ کئے۔

(از طبقات ابن سعد و الریاض۔)

حضرت طلحہؓ کی دولت کی یہ حالت تھی۔ کہ آپ نے اپنی زمین کا ایک قطعہ حضرت عثمان غنی کے ہاتھ سات لاکھ درہم کو فروخت کیا اور یہ تمام روپیہ اسی شب کو نادار مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ آپ نے بائیس لاکھ درہم دو لاکھ دینار نقد اور تین کروڑ دینار کی جائداد چھوڑی (طبقات بن سعد)

حضرت سعدؓ بن وقاص اتنے دولتمند تھے۔ کہ

(بقیہ صفحہ ۵ پر)

تبلیغ اسلام اور ہمارا فرض

(از مکرم قاضی محمد بشیر صاحب)

گذشتہ سے پیوستہ

ہمیں تو پیدا ہی دنیا کی ہمدردی اور شفقت کے لئے کیا گیا ہے۔ آج جب ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا تباہی کے گڑھے میں گر رہی ہے۔ شیطان ان کے لئے اپنا دامن وسیع کئے ہوئے ہے۔ معبودِ حقیقی کی جگہ معبودانِ باطلہ لے رہے ہیں۔ تو کیا ہم خاموش بیٹھے ہوئے ان کو قعرِ مذلت میں گرنے دیں گے؟ یہ تو مومن کی شان سے بعید ہے۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے روشنی دی تا اس سے ان کے اندھیرے دلوں میں اجالا کریں۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے شمعِ ہدایت عطا کی ہے آؤ ہم ان کو راہ دکھائیں اللہ تعالےٰ نے ہم پر رحم کیا آؤ ہم لوگوں کو اس میں حصہ دیں۔ رسول پاکؐ نے تو فرمایا ہے۔

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

(بخاری) یعنی مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی بات پسند نہ کرے جو وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔

ہم نے اپنے نفس کے لئے احمدیت کو پسند کیا ہم نے اپنی اولادوں کو احمدیت کا خادم دیکھنا چاہا۔ لیکن کیا ہم اپنے غلطی خوردہ بھائیوں کے لئے بے چین نہ ہوں گے۔ اگر ہم مومن ہیں اور اگر ہم اپنے دعوؤں میں سچے ہیں تو ہمیں اپنے بھائیوں کے لئے نیندیں حرام کر دینی چاہئیں اپنے وقت قربان کرنے چاہئیں تا ہم ان کو اس نور کی روشنی سے منور کر سکیں جس سے ہم نے حصہ پایا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم مقبول ایزدی ہوں تو ہمیں اپنے بھائیوں کیلئے تڑپنا اور بے چین رہنا ہوگا۔ اس وقت تک کہ وہ اس آستانہ پر نہ آ گریں۔ جہاں ہماری جبینیں ناصیہ فرسائی کرتی ہیں۔ کیونکہ یہی ہمارے آقا اور ہمارے مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خواہش ہے اور کتنی ہی اعلےٰ اور محبت بھری خواہش ہے۔

میرے معزز بھائیو! تم کتنے خوش نصیب ہو اور کتنے خوش بخت جن کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ (البیہقی)

کہ اس امت کے آخر میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ جنہیں ان سے پہلے گذری ہوئی قوموں کی مانند اجر ملے گا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے۔ اور برائی سے روکیں گے۔ اور دین میں فتنہ پیدا کرنے والوں کا مقابلہ کریں گے۔

پس کیا ہم پر فرض نہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے دیوانہ وار تبلیغ کے کام میں مشغول ہو جائیں۔ اگر ہم واقعی وہی جماعت ہیں جس کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا اور ضرور ہے کہ ہم ہی وہ ہیں تو پھر ہمیں ناصر دین ہونا ہوگا تا ہم پر قبولیت کے دروازے کھلیں اور ہم بارگاہ ایزدی میں مقبول ہو جائیں۔ ہمیں دینِ متین کی خاطر اپنے جذبات۔ احساسات اور وقت کی قربانی دینی ہو گی تا ہم خدا تعالےٰ کے دین کی کچھ خدمت کر سکیں۔

تبلیغ ہی طرۂ امتیاز ہے۔ تبلیغ ہی ہماری تیز اور کاٹنے والی تلوار ہے۔ تبلیغ سے ہی ہم دلوں پہ حکومت کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

مجھ کو کیا تختوں سے میرا تخت ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

ہمارا ماحول الگ ہے۔ ہماری دنیا الگ ہے۔ ہمارا اسلک اور ہے۔ ہم دنیا کی حکومتیں حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے۔ کیونکہ وہ تو ہمارے نیک اور باخدا بننے پر ملنی لازمی امر ہیں۔ وہ خدا کے نوشتے ہیں۔ اور پورے ہو کر رہیں گے۔ مگر آج ہم نے دلوں پہ حکومت کرنی ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا مقصد ہے۔ ہم نے لوگوں کے خیالات کو بدلنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت خراب رہتی تھی مگر آپ کا اٹھنا اور بیٹھنا۔ آپ کا کھانا اور پینا سب کچھ اللہ کے لئے تھا۔ آپ نے تبلیغ اسلام کے کام کو اس قدر شوق اور انہماک سے کیا کہ آج مخالفت سے مخالف دشمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خدمتِ اسلام پر عش عش کر اٹھتا ہے۔ اپنے آقا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت آپ کا ایک سنہری الفاظ سے لکھنے والا کارنامہ ہے۔ آپ نے عیسائیت کو زک پہنچائی کہ رہتی دنیا تک وہ مثال رہے گی۔ آپ نے آریہ سماج کو وہ نیچا دکھایا کہ ان کی زبانیں خود معترف ہیں۔

آپ نے دلائل کا ایک سمندر بہا دیا۔ آپ نے قوم کی غمگساری و ہمدردی میں وہ کمال حاصل کیا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ ہی کے حصہ میں آیا۔ آپ نے خود تبلیغ کی اور تبلیغ کرنے والی جماعت ورثہ میں چھوڑی۔ آج ہم میں سے ہر ایک پہ فرض ہے کہ ہم اس امانت کو حقیقی طور پہ ادا کر دیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں عطا کی۔ ہمارے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ایک زریں سبق ہے۔ ہم میں ابھی ایسے مقدس وجود موجود ہیں۔ جنہوں نے اس پیارے مسیح موعودؑ کو قریب سے دیکھا۔ اُن کی صحبت میں رہ کر دیکھا۔ انہیں سے پوچھ لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تبلیغ اسلام کا کتنا عشق تھا انہیں سے پوچھ لو۔ کہ خلق خدا کی ہمدردی کے لئے وہ کتنے بے چین تھے۔ کیا ہم میں وہ تڑپ اور خواہش پیدا نہ ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کی تعمیل ہمارا فرض ہے۔ آپ کا اسوہ ہمارا مشعلِ راہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعودؑ کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو۔ اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ دوستو!!! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے سو ہوشیار ہو جاؤ اور اس پُر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ"۔

(اربعین ۳ صفحہ ۹)

پس ہمارا آقا ہماری اصلاح چاہتا ہے اور ہماری دین کے لئے خدمت۔ اور خوش قسمت ہے وہ انسان جس کو خدا یہ توفیق دے۔

مشاہدہ اور تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ قوموں کی زندگیوں کا دارومدار ان کے پھیلاؤ پر بھی منحصر ہوتا ہے۔ ایک زندہ رہنے والی قوم کے لئے ضروری ہے کہ وہ دنیا کی مختلف اطراف میں پھیلی ہوئی ہو۔ کون جانتا ہے کہ کس وقت وہ دنیا کی طاغوتی طاقتوں کے ظلم وستم کا نشانہ بن جائے۔ جب کوئی ظالم حکومت کسی قوم کو مٹانے پر آئے تو اس سے ظلم کی توقع کی جا سکتی ہے۔ فرعون نے بنی اسرائیل کے گھرانوں کے لڑکوں کو اسی خیال سے مارنا شروع کیا کہ اس کی سلطنت بچی رہے۔ اگر کوئی قوم کسی ایک علاقہ سے خلافِ قانون قرار دے کر قتل و غارت کے ذریعہ ظلم واستبداد کے ذریعہ مٹا بھی دی جائے تو وہ دوسرے علاقہ میں موجود ہو گی۔ دنیا کے کونے کونے سے وہ بیج پھوٹے گا اور کوئی اسے مٹا نہ سکے گا۔ اس لحاظ سے بھی ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہماری تبلیغ وسیع ہو۔ کون جانتا ہے کہ ابھی کن قربانیوں میں سے ہمیں گذرنا ہوگا۔ پس عقلی لحاظ سے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے دائرہ تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر بنائیں۔ اگر ہم غور کریں اور ذرا تنہائی میں بیٹھ کر سوچیں تو تبلیغ کرنا اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف دعوت دینا خود ہماری اپنی زندگی پہ نہایت مفید اثرات پیدا کرے گا۔

(۱) تبلیغ کرنے پہ علم کے حصول کا شوق پیدا ہوگا مخالف کے اعتراضات سے خود مطالعہ وسیع ہوگا اور علمی ترقی ہو گی۔

(۲) تبلیغ کرنے والے کی اپنی اصلاح ہو گی۔ ہم نے اپنے کئی نوجوان دوستوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے داڑھیاں رکھ لیں۔ اور صرف اس وجہ سے کہ جب وہ تبلیغ کے لئے نکلے تو مخالفین نے اعتراض کیا کہ چلو ہم جھوٹے ہی سہی لیکن تم تبلیغ اسلام کے لئے نکلے ہو پہلے اپنی شکل تو دیکھو اور ہمارے ان بھائیوں کو توفیق مل گئی اور انہوں نے اس شعار اسلامی کو اپنا لیا۔ یہ بذاتہٖ خود ایک مستقل مضمون ہے کہ تبلیغ سے اپنے اعمال کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ لیکن میں نے صرف اشارتاً یہاں ذکر کر دیا ہے۔

(۳) جمود سے انسان کی طبیعت پہ زنگ لگ جاتا ہے۔ پانی کھڑا رہے تو اس سے بُو آنے لگے گی۔ ہوا ساکن ہو تو دم گھٹنے لگے گا۔ اسی طرح جو شخص تبلیغ نہیں کرتا اس کی طبیعت سے ہیجان اور حرکت مفقود ہو جاتا ہے۔ مگر تبلیغ کرنے سے یہ جمود دور ہو جاتا ہے۔ جمود تنزل ہے اور حرکت ترقی۔ پس تبلیغ سے جمود کی حالت دور ہو جاتی ہے۔

(۴) تبلیغ کرنے سے خدا تعالےٰ کی ہستی پہ ایمان بڑھتا ہے سینکڑوں نہیں ہزاروں بار دیکھا گیا کہ مخالفین سے گفتگو کرتے ہوئے ایسے ایسے اعلےٰ نکات اور ایسے ایسے ٹھوس جوابات انسانی ذہن میں فوراً پیدا ہوتے ہیں کہ ایک طرف تو مخالف کی تسلی ہو جاتی ہے اور دوسری طرف خود خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین بڑھتا ہے جو غیب سے اپنے بندہ کی نصرت کے لئے اس جواب کا القا کرتا ہے اس کا تجربہ ہر تبلیغ کرنے والے دوست کو تھوڑا یا بہت ہوگا۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے:۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۹۲۴:۔ میں محمد صدیق ولد مولوی نور الدین صاحب مسجد احمدیہ اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ درزی کا کام کر کے ماہوار اندازاً -/۳۰ روپیہ کما لیا کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ محمد صدیق ابن مولوی نور الدین صاحب امام الصلوٰۃ مسجد احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری
گواہ شد:۔ نور الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۲۹۲۵:۔ میں شمس الدین ولد مولوی نور الدین صاحب مسجد احمدیہ اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ درزی کا کام کر کے ماہوار اندازاً -/۳۰ روپیہ کما لیا کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ شمس الدین ابن مولوی نور الدین صاحب امام الصلوٰۃ مسجد احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری
گواہ شد:۔ نور الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری،
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر:۔ میں شیخ رحیم بخش صاحب ولد شیخ دیوان احمد صاحب ساکن اوکاڑہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس مبلغ یکصد -/۱۰۰ روپیہ نقد موجود ہے۔ علاوہ ازیں میرے لڑکے کی طرف سے مجھے مبلغ ۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ مجھے ملتے ہیں۔ میں مذکورہ بالا رقم اور ماہوار جیب خرچ کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نقد روپیہ کا حصہ جلد ادا کر دوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ العبد:۔ شیخ رحیم بخش (انگوٹھا)
گواہ شد:۔ نور الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ اوکاڑہ
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال،

وصیت نمبر ۱۲۹۳۱:۔ میں شیخ محمد الدین ولد شیخ کریم بخش صاحب ساکن دیپالپور ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک کنال زمین قیمتی -/۵۰۰ روپیہ ربوہ میں ہے۔ اور تجارتی مال اندازاً ۲۰۰۰ دو ہزار روپیہ بمعہ دوکان واقعہ دیپالپور میں ہے۔ اس کے علاوہ ذیرہ فیروزپور میں چمڑہ رنگنے کی مشین قیمتی -/۸۰۰ روپیہ اور بازار میں ایک دوکان قیمتی -/۳۰۰ روپیہ کی تھی جو پارٹیشن کے باعث ہندوستان ہی میں رہ گئی ہے۔ میں مذکورہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس کے علاوہ تجارت کے ذریعہ ماہوار یکصد -/۱۰۰ روپیہ منافع ہو جاتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں گا۔ نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ العبد:۔ محمد دین بقلم خود
گواہ شد:۔ سید بشیر احمد انسپکٹر بیت المال
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۲۹۳۲:۔ میں سیدہ زینب بی بی زوجہ سید سید سردار علی شاہ صاحب ساکن دھرگ میانہ ڈاکخانہ میرک پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ اور زیورات طلائی قیمتی -/۱۶۰ روپیہ ہے میں اس کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ پاکستان میں ایک ایکڑ زمین عارضی الاٹ ہوئی ہے۔ اس کی آمدنی کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامتہ:۔ زینب بی بی
گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل امام مسجد احمدیہ دھرگ میانہ ڈاکخانہ میرک پور ضلع سیالکوٹ:۔ گواہ شد:۔ سید سردار علی شاہ دیہاتی مبلغ خاوند موصیہ۔

وصیت ۱۲۹۳۳:۔ میں قریشی منظور احمد ولد قریشی عبد العزیز صاحب محلہ گوبند پورہ گلی ۲ چوک ۲ لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میں میری مشترکہ جائداد صرف ایک مکان کا ملبہ قیمتی اڑھائی صد روپیہ ہے اس کے نصف حصہ یعنی -/۱۲۵ روپیہ کا میں مالک ہوں میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد فی مبلغ -/۶۰ روپیہ پر ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ منظور احمد محلہ گوبند پورہ گلی ۲ چوک ۲ لائلپور شہر۔ گواہ شد:۔ فضل الدین احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۵ گ ب ضلع لائلپور
گواہ شد:۔ غلام حسین احمدی اور سیر مینیجر احمدیہ اودز کارخانہ بازار لائلپور

وصیت نمبر ۱۲۹۳۶:۔ میں چوہدری بشیر احمد ولد ڈاکٹر شاہنواز صاحب ۱۴ میکلوڈ روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ زندہ ہیں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے قریباً -/۱۰۰ روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد بشیر احمد بقلم خود ۱۴ میکلوڈ روڈ لاہور
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال
گواہ شد:۔ عبد الرحیم درد ناظر امور خارجہ

وصیت نمبر ۱۲۹۳۹:۔ میں بہادر علی ولد میاں عظیم صاحب مرحوم ساکن شمس آباد ڈاکخانہ پتوکی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس یکصد روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد:۔ بقلم خود بہادر علی۔
گواہ شد:۔ محمد حسن بقلم خود موصی مذکور کا فرزند
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ میاں گہنا امیر جماعت احمدیہ شمس آباد گواہ شد:۔ احمد دین

وصیت ۱۲۹۴۰:۔ میں سعیدہ خانم زوجہ ملک ریاض احمد صاحب ساکن دھرم پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد ۲۷ تولہ سونا قیمتی -/۲۵۶۵ روپیہ اور حق مہر مبلغ -/۳۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس اپنی تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامتہ:۔ سعیدہ خانم
گواہ شد:۔ ریاض احمد خاوند موصیہ۔ دھرم پورہ میو روڈ۔ لاہور
گواہ شد:۔ عبد الوحید سلیم گورنمنٹ کوارٹرز جی ۹/D عبوڈی، لاہور

وصیت نمبر ۱۲۹۴۲:۔ میں سارہ قدسیہ زوجہ رشید احمد امریکی ساکن حال ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس اس وقت -/۳۵۰ روپیہ کا زیور ہے۔ اور میرا مہر -/۵۰۰ روپیہ ہے نیز ماہوار جیب خرچ -/۵ روپیہ ملتا ہے۔ ان سب کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔
الامتہ:۔ سارہ قدسیہ بقلم خود گواہ شد:۔ محمد ابراہیم خلیل زوج موصیہ گواہ شد:۔ رشید احمد امریکن (دستخط انگریزی)

وصیت نمبر ۱۲۹۴۳:۔ میں سید محمد داؤد ولد سید محمد یامین شاہ صاحب ساکن قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ -/۳۹ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور آمد یا جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد میری ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔
العبد:۔ سید محمد داؤد ولد سید یامین شاہ صاحب کارکن نظارت علیا ربوہ۔ گواہ شد:۔ رمضان علی کارکن نظارت علیا ربوہ
گواہ شد:۔ محمد سعید احمد منہاس کارکن نظارت علیا۔

وصیت نمبر ۱۲۹۴۹:۔ میں شیخ محمد عمر ولد شیخ فضل کریم صاحب ملازم خزانچی کارخانہ شیخاں ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۸/۱۱۵ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد:۔ محمد عمر خزانچی کارخانہ شیخاں ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور گواہ شد:۔ سید سلطان محمد شاہ سیکرٹری تعلیم و تربیت ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد:۔ (دستخط انگریزی) انگلش ٹیچر ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

ربوہ دار الہجرت میں جلد از جلد آبادی کی ضرورت ہے۔ سابقہ تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ احباب عمدہ ٹکڑے اپنے لئے ریزرو کروا لیتے ہیں۔ لیکن مقررہ مدت کے اندر مکان کی تعمیر نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے بعض دوسرے دوست جو جلد مکان کی تعمیر کی توفیق رکھتے ہیں۔ مکان تعمیر نہیں کر سکتے۔ اور اس طرح شہر کی ترقی میں خواہ مخواہ روک پیدا ہو رہی ہے۔

ان تمام امور پر غور کرتے ہوئے الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۱ء میں حسب ذیل تجویز کی ہے۔ جو بعد منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کی اطلاع کیلئے شائع کی جاتی ہے۔

محلہ "س" میں آبادی کے لئے قطعات دینے کے لئے اساسی طور پر یہ اصل قرار دیا جاتا ہے کہ ان مقاطعہ گیران کو مقدم کیا جائے گا۔ جو فوری طور پر مکان بنانے کا یقین دلائیں۔ اور مکان کے لئے مطلوبہ اینٹوں کی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد خرید اری اینٹ جمع کرا دیں۔ اور اپنی درخواست میں اس بات کا یقین دلائیں کہ بموجب اعلان شائع شدہ الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء قطعہ کی الاٹمنٹ کی اطلاع ملنے کے دو ماہ کے اندر اندر اپنے مکان کی تعمیر شروع کر دیں گے۔ اور چھ ماہ کے اندر اندر اسے مکمل کر لیں گے ورنہ ان کی الاٹمنٹ بغیر نوٹس منسوخ سمجھی جائے گی۔ اور دوسرے مستحق کو جو ان شرائط کا منشاء پورا کرے گا۔ دی جائے گی۔ مکانات سے مراد کم از کم ایک رہائشی کمرہ ہے۔ جن دوستوں کی الاٹمنٹ ایک دفعہ مندرجہ بالا شرائط کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو گی۔ انہیں محلہ الف۔ ب۔ یا ج محلہ میں جگہ مل سکے گی۔

جن دوستوں کی طرف سے اس اعلان کی اشاعت کے ایک ماہ کے اندر اندر اینٹوں کی قیمت ناظم صاحب جائداد کے پاس بمد خرید اری اینٹ جمع ہو جائے گی ان کا فیصلہ کمیٹی کر دے گی باقی دوستوں کے متعلق زمین بکنے کی صورت میں بعد میں فیصلہ کیا جائے گا۔

اینٹوں کے لئے کم از کم تین صد روپے کی رقم جمع کرائی جائے۔ اور ساتھ ہی دفتر ہذا کو بھی اطلاع دی جائے۔ اس سے کم رقم جمع کرانے کی صورت میں غور نہ ہو سکے گا۔ کمی بیشی بعد میں کر دی جائے گی۔

الاٹمنٹ کا فیصلہ کرتے وقت ہر درخواست کے مقاطعہ گیری نمبر کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

(سیکرٹری الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) مکرم و محترم جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب امیر پراونشل جماعتہائے احمدیہ صوبہ بہار جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیم مخلص صحابی ہیں ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ مشہور ڈاکٹروں اور ہومیوپیتھ معالجوں سے مسلسل علاج سے تا حال کوئی نمایاں فائدہ معلوم ہوتا نظر نہیں آتا۔ آپ باوجود علالت اور نقاہت سلسلہ کے کاموں کو نہایت محنت اور درد کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان اور سیدنا حضرت فضل عمر امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض ہے کہ دردِ دل سے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس نافع الناس قیمتی وجود کو جلد سے جلد شفا کاملہ عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین

احباب کرام اس ناچیز خادم سلسلہ کے لئے بھی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا کرے۔ آمین۔ دعاجو سید صمصام الدین احمد احمدی کٹکی عفی عنہ کارکن دفتر امارت جماعتہائے احمدیہ بہار

(۲) مکرم مخدوم حسین صاحب ہیڈ پاری آف ابرگیٹی۔ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمادیں۔ خاکسار کے لئے بھی دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ تمام کمزوریوں کو دور فرما کر صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے اور تبلیغ میں جو روکیں ہیں ان کو دور فرمادیں۔ (قریشی محمد شفیع عابد واقف زندگی بمقام ابرگیٹی)

(۳) میری اہلیہ رشیدہ بیگم کوئٹہ میں بوجہ درد گردہ و دیگر عوارض جسمانی کے عرصہ سے بیمار ہے۔ بخدمت حضرت امیر المومنین و درویشان قادیان و احباب جماعت سے گزارش ہے کہ دردِ دل سے دعا فرمادیں کہ خداوند کریم اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ (حکیم ظفر احمد کوئٹہ حال لاہور)

خریداران الفضل فوری توجہ فرمائیں

جن احباب کی قیمت اخبار ماہ مئی ۱۹۵۱ء میں ختم ہو رہی ہے اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر)

پتہ مطلوب ہے

ایک فوج کے عہدہ دار صاحب جو صوبہ سرحد کی کسی چھاؤنی میں ہیں۔ اور جو خاص پور ضلع امرتسر کے رہنے والے ہیں۔ جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ ان کا پتہ درکار ہے۔ (خاکسار، حکیم مولوی نظام الدین۔ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب شاہدرہ۔ لاہور)

صحابہ کرامؓ اور تجارت

(بقیہ صفحہ ۴)

ان کے صرف نقد مال کی زکواۃ پانچ ہزار درہم نکلتی تھی۔ اور اڑھائی لاکھ نقد چھوڑا۔

(طبقات ابن سعد)

حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت میں جبکہ ایران شام اور مصر پر اسلامی پھریرا لہرایا جا چکا تھا۔ دنیا بھر کی دولت سے مدینہ کی گلیاں پٹی پڑی تھیں۔ اس وقت حضرت عمرؓ نے تمام مسلمانوں کا وظیفہ مقرر فرمانا چاہا۔ اس پر حضرت ابوسفیان نے امیر المومنین سے جو کچھ عرض کیا وہ میں انہی کے الفاظ میں ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔

حضرت ابوسفیان ارشاد فرماتے ہیں۔

کیا رومیوں کی طرح (ہم لوگوں کے) نام بھی درج رجسٹر ہوں گے۔ اگر آپ نے لوگوں کے وظائف مقرر فرما دیئے۔ تو وہ اس کے عادی ہو جائیں گے اور تجارت کو چھوڑ دیں گے۔

اوپر کے واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرامؓ نے کس طرح تجارت کو فروغ دے کر نہ صرف خود فارغ البالی و خوشحالی حاصل کی۔ بلکہ اسلام کے واسطے اپنے وجود کو اس طرح مفید بنایا۔ کہ ہمیشہ ہمیش کے واسطے ستاروں کی مانند چمکتے ہوئے اپنے نام چھوڑ گئے۔ یہ اس زمانہ کے واقعات ہیں جبکہ ذرائع آمد و رفت نہایت محدود تھے۔ اور دنیا کے اکثر حصے ایک دوسرے سے متعارف نہ تھے۔ آج کی وسیع دنیا میں اگر ہمارے احمدی نوجوان کمربستہ ہو کر نکلیں اور مرکزی نظام کے ساتھ اپنی وابستگی قائم کر کے حضور پر نور کی زریں ہدایات کی روشنی میں کام کریں۔ تو یہ بھی یقیناً کامیابی و شادمانی کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ ہمارے ایسے نوجوان جو چالیس پچاس روپیہ کی ملازمت کے واسطے دوسروں کے پاس در بدر جاتے ہیں۔ ان کو اپنے اندر سے احساس کمتری نکال دینا چاہیئے۔ اگر یہ اپنے اندر غیرت پیدا کر لیں تو یقیناً نہ صرف اپنے واسطے بلکہ دوسروں کے واسطے بھی نہایت کار آمد وجود بن سکتے ہیں۔ والدین اور جماعت کے عہدہ داران کا بھی فرض ہے۔ کہ بے کار نوجوانوں کی صحیح راہ نمائی فرمائیں۔

پس اے نوجوانو اٹھو اور تجارت کر کے دین و دنیا کے خزانوں سے اپنے دامنوں کو بھر لو۔ اور اپنی مالی حالت کو درست کر کے سلسلہ کے واسطے اپنے وجود کو زیادہ مفید بناؤ۔ قومی ملی بنیادوں کو زیادہ مضبوط بناؤ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری درستگی و استواری کا جو راستہ معین کیا ہے اللہ کا نام لے کر اس پر چل کھڑے ہو۔ یاد رکھو دنیا میں ترقی و عروج و عزت و رفعت و قیام و بقا کا یہی ذریعہ و وسیلہ ہے۔ آپ کی ذرا سی ہمت و استقلال آپ کو کہاں سے کہاں لے جائے گا۔ اس کا صحیح اندازہ آپ کو صرف اس وقت ہو گا۔ جبکہ آپ اس میدان میں اتریں گے۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

بحر فنا میں غوطہ لگانے کی دیر ہے
منزل قریب تر ہے کچھ دور ہی نہیں

ایک جزیرہ میں عازمین حج کی ہلاکت

اسمرہ ۲۶ اپریل۔ بحر احمر میں ایک سنسان جزیرہ پر مکہ جانے والے ۲۲ زائرین کی نعشیں ملیں۔ اور چار قریب المرگ آدمیوں سے دریافت کرنے پر ایک ایسی غیر قانونی جماعت کا پتہ چلا ہے جو حاجیوں کو مکہ لے جانے کے بہانے سے انہیں اس جزیرہ میں چھوڑ دیتی تھی۔ جہاں وہ ہلاک ہو جاتے تھے۔

ان چار زندہ آدمیوں کو جن میں ایک مرد دو عورتیں اور ایک بچہ تھا ایک عرب کشتی کے ملاحوں نے دیکھا جو اریٹریا کے ساحل کے نزدیک کادہو کے جزیرہ کے پاس سے اتفاقاً گزر رہی تھی۔ ساوان لے جانے پر انہوں نے پولیس کو اپنی مصیبتوں کا المناک افسانہ سنایا۔ پولیس نے اب تک تین گرفتاریاں کی ہیں۔ جن میں سے ایک جہاز کے کپتان پر انہیں جزیرہ میں چھوڑنے کا الزام ہے اور مساوا کے ایک شیخ آہل ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اس غیر قانونی جماعت کے سرغنہ ہیں۔ (اسٹار)

ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی کا اعلان

بمبئی ۲۵ اپریل۔ ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی نے آج ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں لاکھوں ہندوستانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان کو ایک عوامی جمعیت بنانے کے لئے متحد ہو جائیں۔ جو روس اور چین کی حلیف ہو۔ کمیونسٹ پارٹی نے نہرو گورنمنٹ کو غیر جمہوری اور غیر ہردلعزیز قرار دے کر اس امر کا مطالبہ ہے کہ تمام جمہوریت پسند قوتیں مل کر ایک مخلوط وزارت بنائیں۔ جو بڑے بڑے زمینداروں اور سامراجی طاقتوں کے خلاف ہو گی۔

مصر اور عراق کے درمیان ریڈیو کا سلسلہ

بغداد ۲۶ اپریل مصر اور عراق کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ ۱۹۴۸ء سے منقطع تھا۔ اس ہفتہ دونوں ملکوں کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون کے ذریعہ دوبارہ قائم ہو جائے گا۔ (اسٹار)

کمیونسٹ فوجیں سیئول سے ۲۰ میل دور رہ گئیں

ٹوکیو ۲۶ اپریل۔ گذشتہ شب دشمن کے اول دستے جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیئول سے صرف ۲۰ میل دور رہ گئے اور خستہ حال پناہ گزینوں نے شہر خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان میں سے اکثر پناہ گزینوں کو اس جنگ کے دوران میں جس کا دسواں مہینہ کل پورا ہو گیا۔ تیسری مرتبہ نقل مکان کرنا پڑ رہا ہے

دوسرے مقامات پر اقوام متحدہ کی فوج جمع ہو رہی ہیں اور وسطی محاذ میں خطرناک خلا کو پورا کرنے کے بعد ایک نئے دفاعی خط پر مقابلہ کی تیاری کر رہی ہیں۔ بعض مقامات پر وہ احتیاط کے ساتھ جوابی حملہ بھی کر رہی ہیں۔

اقوام متحدہ کے محفوظ دستے جنوبی کوریا کے اندر سات میل کا ایک خط قائم کر کے منصوبہ کے مطابق دوبارہ جمع ہو رہے ہیں۔ اور چنچون سے سیئول جانے والی سڑک سے چار میل اوپر جم گئے ہیں۔

پہلے جو خبریں موصول ہوئی تھیں ان سے پتہ چلا تھا کہ حملہ آور اشتراکی فوج کم از کم ۲،۵۰،۰۰۰ چینیوں اور ۱،۰۰،۰۰۰ منتخب شمالی کوریائیوں پر مشتمل ہے اور ان کے علاوہ ۲،۰۰،۰۰۰ یا اس سے بھی زیادہ چینی محفوظ فوجیں جنگ میں فوراً شریک ہونے کو تیار ہیں۔

چین سے یہ پریشان کن خبر بھی ہیڈ کوارٹر کو موصول ہوئی ہے کہ تیسری چینی اشتراکی فوج کے ۱،۰۰،۰۰۰ تجربہ کار سپاہی منچوریا روانہ کئے گئے ہیں ابھی اس افواہ کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ منگول فوجیں بھی شمالی کوریا میں داخل ہو گئی ہیں (اسٹار)

جنوبی افریقہ میں پٹرول کی ذخیرہ اندوزی

کیپ ٹاؤن ۲۶ اپریل۔ جنوبی افریقہ میں سرکاری محکمے پٹرول کی ذخیرہ اندوزی کے انسداد کی تدابیر اختیار کرنے والے ہیں۔ ایرانی تیل کے چشموں کے فسادات رفع ہونے تک انفرادی طور پر معمولی مقدار کے سوائے پٹرول کی ذخیرہ اندوزی ممنوع قرار دی جائے گی۔ (اسٹار)

تیل کی پیداوار میں اضافہ

لندن ۲۷ اپریل۔ امریکہ میں جو مذاکرات عنقریب شروع ہونے والے ہیں۔ ان کی وجہ سے کناڈا میں تیل کے وسیع ذرائع سے فائدہ ۴ حاصل کرنے کے طریقوں میں اضافہ متوقع ہے۔ (اسٹار)

مسز روزویلٹ کے پاکستان آنے کا امکان ہے

بیگم لیاقت علیخاں کو خراج عقیدت

جنیوا (بذریعہ ڈاک) مسز روزویلٹ نے ڈاکٹر اے وحید کو بتایا کہ جب میں جنوب مشرقی ایشیا کا دورہ کروں گی۔ تو ممکن ہے کہ میں پاکستان بھی جاؤں ڈاکٹر وحید انسانی حقوق کے کمیشن میں جس کا آجکل جنیوا میں اجلاس ہو رہا ہے۔ پاکستان کے مندوب ہیں۔ مسز روزویلٹ نے ڈاکٹر وحید کو لنچ دیا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے آنریبل مسٹر لیاقت علیخان اور بیگم لیاقت علیخان سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ یہ دونوں عالمی تعاون اور امن کے لئے جو عظیم تعمیری خدمات انجام دے رہے ہیں۔ میں انہیں انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔ مسز روزویلٹ نے بیگم لیاقت علی خان کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے ہوئے بتایا کہ بیگم لیاقت علی خان امریکہ میں بہت مصروف رہیں۔

مسز روزویلٹ نے کہا کہ پاکستانی خواتین اپنے ملک کی ترقی کے لئے جو کام کر رہی ہیں مجھے اس سے گہری دلچسپی ہے

برطانیہ میں چھوٹی گیج کی ریلیں

لندن ۲۶ اپریل۔ برطانیہ نے سارے ملک میں پرانے وضع کی برانچ ریلوے لائینوں کو بند کرنے کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اس سے چھوٹی گیج کی چند بچی ہوئی لائینوں کا بھی متاثر ہونا ضروری ہے۔ اکثر ایسی چھوٹی لائنیں بند کی جا چکی ہیں۔ اور ان کے پرانے قسم کے سامان گوداموں اور عجائب گھروں میں بھیجے گئے ہیں۔

بڑی چمنی والے چھوٹے انجنوں کو اب اس آسائشی دور کی یادگار تصور کیا جاتا ہے۔ جب دس میل کے مقامی سفر کو بھی خاصہ اہم تصور کیا جا رہا تھا